بحث حرفِ نداء

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کو حرفِ نداء سے پکارنا

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث و القرآن مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمہ

ناشر: سیرانی کتب خانہ محکم الدین سیرانی روڈ ماڈل ٹاؤن "بی" نزد سیرانی مسجد بہاولپور 03006830592

ہماری عنقریب آنے والی مطبوعات

مشکل صیغے	انسانی اعضاء بولتے ہیں
کرامات صحابہ	کالا تل
نفس وشیطان کے دھوکے	معمولات صحابہ بعد صلوٰۃ الجنازہ
اکابرین کے مناظرے	وجد صوفیاء کا جواز
غایۃ المعمول فی علم الرسول	گاجر کے فوائد
تاریخ محبوب مدینہ	بواسیر اور ان کا علاج
تاریخ مسجد نبوی وگنبد خضرئی	ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟
گناہ دھونے کا صابن	اسلامی داڑھی
گلدستہ اویسی نمبر 1۔ برائے خواتین	امام اور داڑھی
گلدستہ اویسی نمبر 2۔ برائے سادات کرام	کوئی لایونی
فرشتے ہی فرشتے	گنج اور گنجہ
فضائل ہی فضائل	جانور جمادات بولتے ہیں

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اہلِ سنت حضور سرورِ عالم ﷺ کو حرفِ نداء سے پکارتے ہیں۔اس مسئلہ کو فقیر دلائلِ شرعیہ سے اس رسالہ میں ثابت کرتا ہے۔

وَمَاتَوْفِیْقِی اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

عقیدہ : ہم حضور ﷺ کو نداء کرتے ہیں حیاۃ النبی ﷺ اور قریب (حاضر وناظر) سمجھ کر، نداء بطورِ حکایت اُن کا عقیدہ ہے جو حضور ﷺ کو زندہ اور دیگر اعلیٰ اوصاف سے موصوف نہیں مانتے ہمارے دلائل ملاحظہ ہوں۔

بحث یا ندائیہ

فقیر اویسی غفرلہٗ نے "نعم الحامی شرح جامی" کی بحث نداء میں ایک رسالہ شامل کیا ہے بنام "برکات الرضا فی تحقیق حروف النداء" اس کی تلخیص یہاں حاضر ہے۔حرفِ نداء پکارنے اور کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔اس کی کئی قسمیں ہیں مثلاً انسان کو، حیوانات کو، جمادات کو، زندہ کو مردے کو اور موجود وغیر موجود کو پکارنا۔عبادت کے طور صرف رحم وکرم کی طلب میں خدا تعالیٰ کو، اور غیر خدا کو محض تعظیم وتکریم کے طور پر یا محبت وپیار سے، دور سے مدد کے لئے زندہ یا مردے کو پکارنا، ان تمام کو تفصیل کے ساتھ فقیر نے اپنی کتاب "ندائے یا رسول اللّٰہ" میں لکھ دیا ہے۔یہاں صرف اس نداء سے بحث ہے کہ انبیاءِ کرام واولیاءِ عظام کو استغاثہ کے طور غائبانہ ان کی زندگی اور بعدِ وصال پکارنا ہمارے نزدیک وسیلہ کی نیت پر جائز ہے۔اور مخالفین اسے شرک سمجھتے ہیں۔تفصیل تو فقیر نے اپنی مذکورہ بالا

کتاب میں لکھ دی ہے یہاں چند حوالہ جات پر اکتفاء کرتا ہے جس میں یہ ثابت ہوگا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر دورِ حاضر تک اہلِ حق غائبانہ فریاد کے طور نداء کرتے رہے اور منہ مانگی مراد پاتے رہے۔

راجز اسلمی

راجز صحابی رضی اللہ عنہ نے فریاد کی تو مشکل حل ہوئی چنانچہ طبرانی صغیر صفحہ ۲۰۱ میں بی بی میمونہ سے مروی ہے کہ:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَاتَ عِنْدَهَا فِیْ لَیْلَتِهَا فَقَامَ یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَسَمِعَتْهُ یَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضَّأِهٖ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ثَلَاثًا نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضَّائِكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ثَلَاثًا نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثًا كَاَنَّكَ تُكَلِّمُ اِنْسَانًا فَهَلْ كَانَ مَعَكَ اَحَدٌ فَقَالَ هٰذَا رَاجِزٌ یَسْتَنْصِرُنِیْ -

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۵۳۶ جلد ۲)

ترجمہ۔ نبی کریم ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی باری کی رات میں ٹھہرے، تو آپ ﷺ رات کو تہجد کے واسطے اٹھے نماز کے واسطے وضو کرتے وقت اسی مقام میں بیٹھے ہوئے میں نے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ (یعنی میں تیرے پاس پہنچا، میں تیرے پاس پہنچا۔ تو مدد کیا گیا، تو مدد کیا گیا) تین دفعہ فرمایا؛ اور اپنے وضو کرنے کے مقام میں تشریف فرما ہیں کہیں دوسری جگہ بھی نہیں بسر کے اور نہ غائب ہوئے۔ تو جب آپ ﷺ اس جگہ سے علیحدہ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے ایسے سنا ہے کہ آپ وضو کرنے کے مقام پر بیٹھے ہی فرمارہے تھے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ نُصِرْتَ، نُصِرْتَ تین دفعہ فرمایا گویا کہ آپ

کسی انسان سے کلام فرماتے ہیں کیا حضور کے پاس کوئی تھا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ راجز مجھ سے فریاد کرتا ہے۔

حضرت بلال صحابی رضی اللہ عنہ کی فریاد

حضرت بلال بن الحارث مُزَنِی رضی اللہ عنہ سے قحط عام الرمادہ میں (کہ بعد خلافت فاروقی ۱۸ھ میں واقع ہوا) ان کی قوم بنی مُزَنیہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجئے۔ فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا انہوں نے اصرار کیا آخر ذبیحہ کی کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی۔ یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ عنہ نے نداء کی یَا مُحَمَّدَاہُ پھر حضور اقدس ﷺ نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی کہ تیری بکریاں صبح کو موٹی تازی ہو جائیں گی اور قحط بھی جاتا رہے گا۔ صبح کو جب بیدار ہوئے تو بکریوں کو دیکھا کہ وہ واقعی موٹی تازی ہوگئی ہیں اور قحط بھی جاتا رہا۔

(شواہد الحق ص ۱۳۲)

نبی کریم ﷺ کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا نے ابیات کہے ان میں ایک یہ تھا: ؎

اَلَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ رِجَاءُ نَا　　لَوْ کُنْتَ بِنَا بِرًّا وَلَمْ تَکُ جَافِیًا

ترجمہ: اے رسولِ خدا آپ ہی ہماری آس امید تھے۔ اور ہمارے مہربان تھے ہمارے ساتھ سختی نہیں کرتے تھے۔

فائدہ: بی بی نے وصال کے بعد نداء کی اور "رِجَاءُ نَا" (ہماری آس و امید) کہا۔ جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سنا اور کوئی اعتراض نہ کیا اس سے اجماعِ صحابہ ہوگیا۔

(انوار ساطعہ ص ۲۴۱ جلد ۱)

اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمائی کہ قیامت کے دن مختلف لوگ حاضر ہو کر اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کریں اور پکاریں گے۔ ۲

قیامت میں کہو گے یارسول اللہ

مشہور حدیثِ شفاعت میں ہے کہ بروزِ قیامت اہلِ محشر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو یَا مُحَمَّدُ کہہ کر شفاعت کے لئے عرض کریں گے۔ ۳

غلامِ احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یارسول اللہ

لطیفہ : منکرین کہتے ہیں کہ یہ نعرہ واستغاثہ تو قیامت میں ہوگا؟! ہم کہتے ہیں کہ شرک ہر جگہ شرک ہے دنیا ہو یا آخرت، یہ کہاں کا اصول ہے کہ شرکیہ الفاظ و عمل آخرت میں جائز ہوں لیکن دنیا میں حرام؟!

لطیفہ : دیوبند کے قطب صاحب مولوی رشید احمد گنگوہی نے حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ کی اس عبارت کا یہ جواب دیا کہ لِاَنَّ رُوْحَہٗ الخ سے پہلے لفظ لاَ کاتبین سے چھوٹ گیا ہے۔ اس جواب پر تبصرہ وہ کرے جو غیر جانبدار بننا چاہتا ہے اگر ہم کہہ دیں کہ لا کے بعد لِاَنَّ رُوْحَہٗ الخ میں لام تعلیلیہ ہے، تو نفی کے بعد اثبات کی دلیل کس لئے؟

بریں عقل ودانش بباید گریست

۱ شواھد الحق صفحہ ۱۳۳ ۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۴۹ ۳ مسلم شریف ۱۱۱، جلد ۱

مجتہدین فقہاء کا نعرہ یارسول اللہ ﷺ

امام مجتہد فقیہ اجل عبد الرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی جو کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پوتے اور اجلہ تبع تابعین و اکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں سر پر بلند ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا یَامُحَمَّدُ یَا مَنْصُوْرُ اور ظاہر ہے کہ اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ۔ ہشیم بن جمیل انطاکی جو کہ ثقات علمائے محدثین میں سے ہیں انہی امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں کہ رَاَیْتُہٗ وَعَلٰی رَاْسِہٖ قَلَنْسُوَۃٌ اَطْوَلُ مِنْ ذِرَاعٍ مَکْتُوْبٌ فِیْھَا یَا مُحَمَّدُ یَا مَنْصُوْرُ ۱

ترجمہ : میں نے ان کے سر پر بڑی ٹوپی دیکھی جو ایک ہاتھ لمبی تھی جس میں لکھا تھا "یَامُحَمَّدُ یَا مَنْصُوْرُ" صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمان مجاہدین کا شعار

حلب ایک مستقل سلطنت تھی اس میں دو بھائی تھے یوحنا اور یوقنا۔ یوحنا عابد وزاہد، اور یوقنا بہادر سپاہی تھا۔ جب سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ امیر لشکرِ اسلام نے حلب کی طرف رخ کیا تو یوقنا پانچ ہزار فوج کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تیار ہوا۔ یوحنا نے اس کو روکا اور صلح کی رائے دی؛ یوقنا نہ مانا اور اپنی بہادری و کثرت پر ناز کرنے لگا۔ کیونکہ مسلمان کل ایک ہزار تھے۔ یوحنا نے کہا بھائی شاید تمہاری موت قریب آپہنچی ہے جو مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہو، بہر حال یوقنا پانچ ہزار فوج کے ساتھ شہر سے باہر نکلا اور مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا باوجود اس کے کہ مسلمان ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے اور قلیل بھی تھے پھر بھی نہایت ہی استقلال وجوان مردی سے مقابلہ کرتے رہے مقابلہ جاری تھا کہ اچانک دشمن کی مدد کے لئے اور بہت زیادہ فوج آگئی اور آتے ہی حملہ کر دیا۔ جب مسلمانوں نے اس فوجِ کثیر کو دیکھا تو یقین کر لیا کہ اب بچنے کی امید

۱ تہذیب التہذیب

نہیں۔ چنانچہ حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سالارِ لشکر نہایت اضطرار کی حالت میں یَا مُحَمَّدُ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اِنْزِلْ پکارتے اور مسلمانوں کو تسلی دیتے کہ گھبراؤ نہیں ابھی نصرت آتی ہے، ایک دن اور ایک رات اسی حالت میں میدان کارزار گرم رہا اسی اثناء میں اہلِ حلب نے آکر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر صلح کر لی۔ جب وہ شہر کو واپس ہوئے تو یوقنا کو خبر ہوئی کہ اہلِ حلب مسلمانوں سے صلح کر کے ان کے طرفدار ہو گئے ہیں۔ یوقنا نے فوجِ کثیر کے ساتھ اس صلح کے الزام میں اہل شہر پر ہلّہ بول دیا اور قتلِ عام شروع کر دیا جس سے شہر میں کہرام مچ گیا۔ یوحنا نے آکر بھائی کو سمجھایا اور صلح کی رائے دی اور اس قسم کی باتیں کیں جن سے مسلمانوں کی طرفداری معلوم ہوتی تھی۔ یوقنا پہلے ہی بہت غصہ میں تھا کہ اہل شہر نے دشمن کے ساتھ صلح کیوں کی ہے۔ اس پر بھائی کی حالت دیکھ کر غضبناک ہو گیا اور بھائی سے کہا تو بھی واجب القتل ہے۔ یوحنا نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا یا اللہ تو گواہ رہ کہ میں اپنی قوم کے دین کا مخالف ہوں اور اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ پڑھ کر اپنے بھائی یوقنا سے کہا اب جو تمہاری مرضی ہو کرو! یوقنا نے تلوار سے اس کا سر جسم سے جدا کر دیا اور اہلِ شہر کا پھر قتلِ عام شروع کر دیا، تین سو آدمی قتل ہوئے تھے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ وہاں آپہنچے اور یوقنا سے سخت لڑائی کی یہاں تک کہ یوقنا تاب نہ لا سکا اور فوج کے ساتھ بھاگ کر قلعہ میں پناہ گزین ہوا۔ پانچ ماہ تک مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور بہت سی تکلیفیں اٹھائیں اور یوقنا نے بھی مسلمانوں کو بہت مصیبتیں پہنچائیں۔ ایک روز یوقنا نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اب میں تمہارا بھائی ہوں اور قلعہ کے دروازے کھول دیے اور کلمہ توحید پڑھتا ہوا آیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ملا وہ بہت حیران ہوئے کہ یہی یوقنا کل تک ہمارا دشمن تھا اور

ہمارے لشکر کو تباہ کرنے کی فکر میں تھا اور آج کلمہ توحید پڑھ رہا ہے۔ آپ نے اس سے مسلمان ہونے کی وجہ پوچھی۔ فرمایا اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ واقعہ یہ ہے کہ میں کل اس امر میں متفکر تھا کہ آپ لوگ ہمارے قلعہ تک کیسے پہنچ گئے؟ کیوں کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم عرب سے زیادہ ضعیف نہیں سمجھی جاتی اس فکر میں آنکھ لگ گئی خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تشریف فرما ہیں کہ ان کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن اور ان کی خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ نبی برحق ہیں تو دعا کیجئے کہ مجھ کو عربی آجائے حضور ﷺ نے فرمایا اے یوقنا میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی ہے۔ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا پڑھو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ سنتے ہی میں کلمہ پڑھ کر مشرف باسلام ہو گیا۔ اور حضور ﷺ کے ہاتھ پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو میرے منہ سے کستوری سے بہتر خوشبو آرہی تھی اور مجھے عربی بھی آگئی تھی۔ اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جس طرح اب تک اطاعتِ شیطان میں جنگ کرتا تھا اب خدا کی راہ میں کروں گا یہاں تک کہ اپنے بھائی یوحنا سے جاملوں اب میرے دل میں اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کی محبت باقی نہیں ہے۔ ۱

فائدہ: حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ کفار کی بیشمار فوج کے مقابلے میں مسلمانوں کا سربراہونا دشوار ہے تو حضور ﷺ کو پکارا کہ جلد مدد فرمائیے۔ اور اس کا ظہور بھی اس طور پر ہوا کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی اور فتح بھی کیسی کہ خود بادشاہِ فریقِ مخالف مسلمان ہو کر اسلامی فوج کا ایک سپاہی اور خادم اسلام بن گیا۔

۱ فتوح الشام، ناسخ التواریخ، شمس التواریخ

نوٹ: یاد رہے کہ صرف حضرت کعب رضی اللہ عنہ ہی نے حضور ﷺ کو نہیں پکارا بلکہ یہ صحابہ کرام کا عام دستور تھا کہ سختی اور مصیبت کے وقت حضور اکرم ﷺ کو پکارتے اور مدد طلب کرتے اور اس کا مشاہدہ کرتے۔

اہلِ اسلام کا نعرہ یا محمد ﷺ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مقابلہ جب مسیلمہ کذاب سے ہوا تو اس وقت مسیلمہ کذاب کے ساتھ ساٹھ ہزار فوج تھی۔ اور مسلمان بہت ہی کم تھے، اس جنگ میں مسلمانوں نے ایسی مصیبتیں اور سختیاں جھیلیں کہ پاؤں اکھڑ گئے۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء جو ثابت قدم تھے دیکھا کہ حالت نہایت نازک ہے تو ثُمَّ نَادیٰ بِشِعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ شِعَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ یَامُحَمَّدَاہُ

(البدایہ والنہایہ صفحہ ۳۲۴ جلد ۲، ابن اثیر صفحہ ۱۵۲ جلد ۲، طبری صفحہ ۱۵۰ جلد ۳)

ترجمہ: پھر انہوں نے مسلمانوں کے شعار کے مطابق نداء کی اور اس دن کا شعار یہ نداء تھی یَامُحَمَّدَاہُ۔ چنانچہ ہر صحابی کی زبان پر یَامُحَمَّدَاہُ یَامُحَمَّدَاہُ جاری تھا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ مسیلمہ کذاب ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔

فائدہ: دیکھئے اس جنگ میں کل صحابہ ہی تھے کیونکہ حضور ﷺ کے وصال شریف کے بعد ہی یہ جنگ ہوئی۔ ثابت ہوا کہ جنگ میں یَامُحَمَّدَاہُ کہنا شعارِ صحابہ تھا۔

صحابہ کی زبان پر نعرہ یا محمد ﷺ

جنگِ یرموک میں کفار کی فوج پانچ لاکھ کے قریب تھی اور مسلمانوں کی صرف ستائیس ہزار۔ ان میں ایک سو وہ صحابی بھی تھے جو بدری تھے۔ چونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اسی وجہ سے بار بار ہزیمت ہوئی اور سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ ایک بار فوج کے اس حصہ کو ہزیمت ہوئی جس میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کا گزر عورتوں پر ہوا، ہندہ جو ابوسفیان کی بیوی تھی انہوں نے خیمے کا

ستون لیا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے منہ پر مار کر ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہا "اے صخر حرب کے بیٹے کہاں بھاگ رہے ہو یہ وقت جان فدا کرنے کا ہے تا کہ اس کا بدلہ ہو جائے جو رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں تم کفار کو برانگیختہ کیا کرتے تھے" چنانچہ وہ مع فوج شکستہ پھرے اور کفار پر حملہ کیا اور دوسری طرف سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی سخت حملہ کیا اس وقت سب کی زبان پر "یَامُحَمَّدَاہُ یَامَنْصُوْرَ اُمَّتَکَ" جاری تھا یعنی اے محمد ﷺ آئے فتح مند اپنی امت کی خبر لیجئے، خبر لیجئے۔ [1]

فائدہ: جب صحابہ اور تابعین جن کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت ہی کم تھی اور وہ چار پانچ لاکھ کے مقابلے میں تھے وہ کیسا سخت وقت تھا اور انہوں نے اس حالت میں نعرہ رسالت بھی بلند کیا اور حضور ﷺ سے مدد بھی طلب کی۔ معلوم ہوا کہ مشکل میں حضور ﷺ کو پکارنا سنتِ صحابہ ہے۔

میں قربان اس ادائے دستگیری کے میرے آقا
مدد کو آ گئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ

نعرہ یارسول ﷺ

واقدی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ جب اہلِ اسلام بعیستہا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو ایک رات وہاں کے بادشاہ نے ایسے شب خون مارا کہ اہلِ اسلام غفلت میں تھے؛ کوئی سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ کفار کی فوجِ کثیر نے خون ریزی شروع کر دی، صحابہ کا بیان ہے کہ وہ رات ایسی پُر آشوب اور مصیبت کی تھی کہ ایسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی اس حالتِ اضطرار میں سب کی زبان پر یَامُحَمَّدَاہُ یَامُحَمَّدَاہُ نَصْرَ اللّٰہِ اِنْزِلْ جاری تھا۔

---

[1] فتوح الشام ص ۲۷۲ ج ۱ ناسخ التواریخ وواقدی

مدد کر یارسول اللہ

واقدی علیہ الرحمہ نے ایک اور اسی قسم کا واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک رات بطلیموس دس ہزار سوار لیکر قلعہ سے باہر نکلا اور نہایت سرعت سے اہلِ اسلام پر شب خون مارا جس سے لوگ سخت پریشان ہوئے اور ایک ہنگامہ برپا ہوگیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے گڑبڑ سنتے ہی پکار کر کہا: وَاغَوْثَاهُ وَامُحَمَّدَاهُ وَاسَلَامَاهُ كَيْدَ قَوْمِیْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔ یعنی اے محمد ﷺ! میری قوم کے ساتھ مکر کیا گیا ہے فریادرسی کیجئے تا کہ یہ سلامت رہیں۔

(فتوح الشام ص ۱۴۲)

یا محمد، یا محمد (ﷺ)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے میسرہ بن مسروق کو چار ہزار سپاہیوں کا امیر مقرر کر کے دروب کی طرف روانہ فرمایا۔ ہرقل کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے ادھر کا قصد کیا ہے تیس ہزار کا لشکر مقابلہ کے لئے روانہ کر دیا۔ جب وہ قریب پہنچا تو میسرہ امیر لشکر اسلام متفکر ہوئے، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے سبب دریافت کیا، کہا مجھے اپنی ذات کا کچھ فکر نہیں خوف ہے تو یہ کہ مسلمان کم ہیں اور کفار زیادہ بس مقابلہ کس طرح کیا جائے؟ حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر ہم لوگ کبھی موت سے نہیں ڈرتے ہم نے تو اپنی جانیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں، چنانچہ لشکرِ کفار مقابلہ میں آ گیا اور ان میں سے ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا اے اہلِ عرب معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں موت یہاں گھیر لائی ہے بہتر ہے کہ تم اپنے تئیں ہمارے حوالے کر دو تا کہ تمہیں قید کر کے ہرقل کے پاس بھیج دیں ورنہ تم میں سے ایک بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ یہ سن کر ابوالہول دامس نے آگے بڑھ کر اسے قتل کر دیا

اور گھمسان کی لڑائی ہوئی اس وقت دامس کے ہمراہ دس ہزار آدمی تھے جو "یا محمداہ یا محمداہ" ﷺ کہتے ہوئے حملہ کرتے تھے ۱؎

جب سانحہ کربلا ہو چکا تو حضرت زینب بنتِ فاطمہ رضی اللہ عنہما نے خود اپنے نانا جان ﷺ کو رو رو کر انتہائی درد و کرب میں اسی لفظ یا سے پکارا "یا محمداہ یا محمداہ صلی علیک اللہ وملک السماء هذا حسین بالعراۃ مزمل بالدماہ مقطع علیها الصبایا محمداه یامحمداه صلی علیک اللہ"

خلاصہ یہ کہ صحابہ و تابعین نے مشکلات کے وقت "یارسول اللہ" وغیرہ کے الفاظ سے حضور ﷺ کو مدد کے لئے پکارا۔ اور اپنے قصائد و اشعار میں بھی نداء کے الفاظ لائے نمونہ کے طور پر چند حوالے عرض کئے گئے ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب "ندائے انبیاء و اولیاء"

ہر پیر فقیر کی مدد

چونکہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ جملہ پیروں کے پیر ہیں اسی لئے ان کا نعرہ مشہور ہے۔ ورنہ ہمارے نزدیک تو ہر شیخ کامل بشرط کامل، نسبت کامل اپنے نام لیوا کی مدد فرماتا ہے۔ اور بعض سلاسل کے نعرے آپ کے نام لیواؤں میں معروف بھی ہیں مثلاً پیر پگاڑہ کے مریدین کہتے ہیں "بھیج پگارا" یعنی اے پیر پگارا مدد فرما، ایسے ہی بہاؤالحق ملتانی کا نعرہ اور "گنج شکر" کا نعرہ وغیرہ وغیرہ۔ اس کی وجہ وہی ہے کہ اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے تصرف کی قدرت بخشی ہے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

کھڑاؤں کی کارگزاری

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں کہ سیدی شمس الدین محمد حنفی علیہ الرحمہ اپنے حجرہ شریف میں وضو فرما رہے تھے کہ ناگاہ اپنی ایک

۱؎ فتوح الشام ص ۵۸۳۔ ناسخ التواریخ، وتاریخ واقدی

کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہوگئی۔ حالانکہ حجرہ شریف میں کوئی راہ اس کے باہر جانے کی نہ تھی؛ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو دی اسے اپنے پاس رکھے جب تک وہ پہلی واپس نہ آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع ہدیہ کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

اِنَّ اللِّصَّ لَمَّا جَلَسَ عَلٰی صَدْرِیْ یَذْبَحُنِیْ قُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ
یَاسَیِّدِیْ مُحَمَّدُ یَا حَنَفِیُّ فَجَاءَتْہُ فِیْ صَدْرِہٖ فَانْقَلَبَ
مُغْمیً عَلَیْہِ وَنَجَانِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِبَرَکَتِکَ۔ [1]

ترجمہ: جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی، جب میں نے نداء کی اور حضور کو پکارا تو اسی وقت غیب سے یہ کھڑاؤں آکر اس چور کے سینہ پر اس زور سے لگی کہ غش کھا کر الٹا ہوگیا اور مجھے بیرکتِ حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی۔

فائدہ: دل میں کہا "یا سیدی" تو مدد مل گئی، وہ اس لئے کہ اولیاء مظہرِ صفاتِ الٰہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفت عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے اس لئے کوئی اشکال نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "فیض الغفور فی علم مافی الصدور"

زوجہ کی مدد

سیدی شمس الدین محمد حنفی علیہ الرحمہ کی زوجہ بیماری سے قریب مرگ ہوگئیں فَکَانَتْ تَقُوْلُ یَاسَیِّدِیْ اَحْمَدُ یَا بَدْوِیْ خَاطِرُکَ مَعِیَ فَرَاَتْ سَیِّدَھَا اَحْمَدَ رضی اللہ عنہ فِی الْمَنَامِ وَھُوَ ضَارِبُ اللِّثَامَیْنِ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ" وَاسِعَۃُ الْاَکْمَامِ، عَرِیْضُ الصَّدْرِ، اَحْمَرُ الْوَجْہِ وَالْعَیْنَیْنِ، وَقَالَ لَھَا تُنَادِیْنِیْ

[1] الطبقات الکبریٰ مصری صفحہ ۹۵ جلد ۲

وَتَسْتَغِیْثِیْنِیْ وَاَنْتِ لَا تَعْلَمُ اَنَّکِ فِیْ حِمَایَۃِ رَجُلٍ مِنَ الْکِبَارِ التَّمْکِیْنِیْنَ وَنَحْنُ لَا نُجِیْبُ مَنْ دَعَانَا وَھُوَ مَوْضِعُ اَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ قُوْلِیْ یَاسَیِّدِیْ مُحَمَّدُ یَا حَنَفِیُّ یُعَافِیْکِ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَالَتْ ذَالِکَ فَاَصْبَحَتْ کَاَنْ لَمْ یَکُنْ بِھَا مَرَضٌ"۔ [1]

ترجمہ: اور وہ یوں نداء کرتی تھیں یا سیدی احمد یا بدوی خاطر کر (یعنی اے میرے سردار اے احمد بدوی کی توجہ میرے ساتھ ہے) ایک دن حضرت سید احمد کبیر بدوی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا، کہ آپ بہت کھلا جبہ پہنے ہوئے تشریف لائے آپ کا سینہ مبارک چوڑا اور چہرہ اور آنکھیں سرخ تھیں۔ فرمایا تو کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے گی، تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحب تمکین (اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے۔ اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے ہم اس کی نداء پر اجابت نہیں کرتے یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یوں ہی کہا صبح کو تندرست اٹھیں گویا مرض تھا ہی نہیں۔

اباجی کا پیر مدد کر

ایک بار حضرت سیدی مدین ابن احمد اشمونی رضی اللہ عنہ وضو فرمارہے تھے۔ کہ اسی اثناء میں ایک کھڑاؤں بلادِ مشرق کی طرف پھینکی:

ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ" مِنْ تِلْکَ الْبِلَادِ بَعْدَ سَنَۃٍ وَرَدَّہُ الْقُبْقَابَ
مَعَہٗ وَاَخْبَرَ اَنَّ شَخْصاً مِنَ الْعَیَاقِ عَبَثَ بِابْنَتِہٖ فِی الْبَرِیَّۃِ
فَقَالَتْ یَاشَیْخَ اَبِیْ لَاحِظْنِیْ لِاَنَّھَا لَمْ تَعْرِفْ اَنَّ اِسْمَہٗ
مَدْیَنُ ذَالِکَ الْوَقْتَ وَھِیَ اِلَی الْاٰنَ عِنْدَ ذُرِّیَّتِہٖ [2]

ترجمہ: سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوا، اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی

[1] طبقات الکبریٰ صفحہ ۹۷ جلد ۲، [2] طبقات الکبریٰ صفحہ ۱۰۳ جلد ۲

انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدکار نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی کرنی چاہی لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیرومرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا۔ یوں نداء کی یَا شَیْخَ اَبِیْ لَاحِظْنِی اے میرے باپ کے پیرومرشد مجھے بچائیے یہ نداء کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی، لڑکی نے نجات پائی۔ وہ کھڑاؤں اب تک ان کی اولاد میں موجود ہے۔

بادشاہ کے لشکر عاجز

سیدی محمد غمری رضی اللہ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لے جارہے تھے۔ کہ ان کے جانور کا پاؤں پھسلا باآوازِ بلند پکارا یا سیدی محمد غمری، اور قریب ہی ابن عمر حاکم صعید کو بحکمِ سلطان چقمق قید کرکے لیے جارہا تھا۔ انہوں نے مرید کا نداء کرنا سنا تو پوچھا یہ سیدی محمد غمری کون ہیں؟ کہا میرے پیرومرشد شیخ کامل ہیں۔ ابن عمر نے کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یَا سَیِّدِی **محمد غمری** لَا حِظْنِی اے میرے سردار محمد غمری مجھ پر عنایت کیجئے! یہ ان کا کہنا تھا سیدی محمد غمری رضی اللہ عنہ نے ان کی فریاد کو سن لیا اور تشریف لاکر مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی۔ مجبوراً ابن عمر کو خلعت دیکر رخصت کیا۔

مرید کہیں بھی ہو

حضرت شیخ موسیٰ ابوعمران رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ

کَانَ اِذَا نَادَاہُ مُرِیْدُہٗ اَجَابَہٗ مِنْ مَیْسَرَۃِ سَنَۃٍ اَوْ اَکْثَرَ

ترجمہ: جب ان کا کوئی مرید کہیں سے نداء کرتا جواب دیتے، اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا۔

نمونہ کے طور پر چند واقعات عرض کیے ہیں ورنہ اسلاف صالحین علیہم

الرحمہ نے بالعموم اور سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اس قسم کے بیشمار واقعات لکھے ہیں۔ جس کو شوق ہو ان کی تصنیف ''الطبقات'' کا مطالعہ کرے۔

تعارف امام شعرانی

آپ وہ بزرگ ہستی ہیں کہ دیوبند کے محدثِ اعظم مولوی انور شاہ ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

وَالشَّعْرَانِیُّ ایضاً کَتَبَ اَنَّہٗ رَاٰہُ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَرَءَ عَلَیْہِ الْبُخَارِیَ ثَمَانِیَۃَ رُفْقِہٖ مَعَہٗ ثُمَّ سَمَّاھُمْ وَکَانَ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ حَنَفِیًّا [1]

ترجمہ: کہ امام شعرانی نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی بیداری میں زیارت کی اور پوری بخاری شریف آپ کو پڑھ کر سنائی اس وقت ان کے ساتھ ان کے آٹھ رفقاء بھی تھے ایک حنفی تھا۔

مسجد کی حاضری پر یارسول اللہ کا نعرہ

عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ اَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔

(شفا شریف قاضی عیاض جلد ۲)

فائدہ: اس کی شرح میں ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ نے لکھا کہ

''لِاَنَّ رُوْحَہٗ علیہ السلام حَاضِرَۃٌ فِیْ بُیُوْتِ الْمُسْلِمِیْنَ''

[1] الطبقات الکبریٰ صفحہ ۲۹ جلد ۲۔

ترجمہ۔ اس لئے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں حضور علیہ السلام کی روح مبارک موجود ہوتی ہے۔

فقیر کی اس موضوع پر ضخیم تصنیف ''ندائے یارسول اللہ'' عرصہ سے بار بار شائع ہو رہی ہے۔ چونکہ اکثر حضرات طویل مضامین پڑھنے سے گھبراتے ہیں اسی لیے یہ رسالہ مختصر لکھ دیا، تا کہ ایسے حضرات استفادہ کر سکیں۔

وَمَا تَوْفِيْقِي اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

مدینے کا بھکاری، الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۱۳ ربیع الاول شریف ۱۴۰۱ھ، بہاولپور (پاکستان)